حضرت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِہتمامِ فِتَن

کمپوزنگ: آمنہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ صَاحِبُ السِّرّ (بھیدی) ان کا لقب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین اور فتنوں کا علم ان کو بتایا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنے آنے والے ہیں سب کو نمبر وار بتایا تھا۔ کوئی ایسا فتنہ جس میں تین سو آدمیوں کے بقدر لوگ شریک ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا بلکہ اُس فتنہ کا حال اور اسکے مقتداء کا حال مع اس کے نام کے، نیز اس کی ماں کا نام، اس کے باپ کا نام، اس کے قبیلہ کا نام صاف صاف بتا دیا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں دریافت کیا کرتے تھے اور میں برائی کی باتیں دریافت کیا کرتا تھا تاکہ اس سے بچا جائے۔ ایک مرتبہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ یہ خیر و خوبی جس پر آج کل آپ کی برکت سے ہم لوگ ہیں، اس کے بعد بھی کوئی برائی آنے والی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں برائی آنے والی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس برائی کے بعد پھر بھلائی لوٹ کر آئے گی یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حذیفہ اللہ کا کلام پڑھ اور اس کے معانی پر غور کر، اس کے احکام کی اتباع کر (مجھے فکر سوار تھی)، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اُس برائی کے بعد بھلائی ہو گی؟ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر بھلائی ہوگی لیکن دل ایسے نہیں ہوں گے جیسے پہلے تھے۔میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس بھلائی کے بعد پھر برائی ہوگی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسے لوگ پیدا ہوجائیں گے جو آدمیوں کو گمراہ کریں گے اور جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو کیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مسلمانوں کی کوئی متحدہ جماعت ہو اور ان کا کوئی بادشاہ ہو تو اس کے ساتھ ہوجانا، ورنہ ان سب فرقوں کو چھوڑ کر ایک کونہ میں علیحدہ بیٹھ جانا یا کسی درخت کی جڑ میں جاکر بیٹھ جانا اور مرنے تک وہیں بیٹھے رہنا۔ چونکہ ان کو منافقوں کا سب حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا تھا، اس لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے دریافت فرمایا کرتے تھے کہ میرے حکام میں کوئی منافق تو نہیں؟ ایک مرتبہ انہوں نے عرض کیا کہ ایک منافق ہے لیکن میں نام نہیں بتاؤنگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کردیا۔ غالباً اپنی فراست سے پہچان لیا ہوگا۔

جب کوئی شخص مرجاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تحقیق فرماتے کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے جنازہ میں شریک ہیں یا نہیں۔ اگر حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نماز پڑھتے ورنہ وہ بھی نہ پڑھتے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو نہایت گھبراہٹ اور بے چینی میں رو رہے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا دنیا کے چھوٹنے پر نہیں رو رہا ہوں بلکہ موت تو مجھے محبوب ہے، البتہ اس پر رو رہا ہوں کہ مجھے اس کی خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر جارہا ہوں یا خوشنودی پر؟ اس کے بعد کہا کہ یہ میری دنیا

کی آخری گھڑی ہے۔"یا اللہ تجھے معلوم ہے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، اس لئے اپنی ملاقات میں برکت عطا فرما۔" (ابوداؤد۔ اسدالغابہ)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]